(This question paper contains 2 printed pages)

Roll No.

Sl. No of Question Paper: 5399

Unique Paper Code: 214568

E

Name of the Paper: Urdu A

Name of the Course: B. A. (Prog.)

Semester: V

Duration :3hours

Maximum Marks :75

۱۔ ذیل کے اقتباسات میں سے ایک کی تشریح سیاق وسباق کے ساتھ کیجیے۔ ۱۰

(الف)

"میرا ارادہ ہے کہ میں اس تحریر میں صرف اسی کا کچھ بیان کروں جس کو اُمید کہتے ہیں۔ ہماری خوشیاں اس قدر کم و چند روزہ ہیں کہ اگر وہ قوت ہم میں نہ ہوتی جس سے انسان ان عمدہ اور دل خوش کن چیزوں کا ان کے ہونے سے پہلے مزہ اٹھاتا ہے۔ جن کا کبھی ہو جانا ممکن ہے تو ہماری زندگی نہایت ہی خراب اور بدمزہ ہوتی۔ ایک شاعر کا قول ہے کہ "ہم کو تمام عمدہ چیزوں کے حاصل ہونے کی اُمید رکھنی چاہیے۔ کیونکہ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کی اُمید نہ ہو سکے اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو خدا ہم کو نہ دے سکے۔"

(ب)

"سیلانیوں نے پہلے تو قطب میں اپنے لیے کونے تلاش کیے۔ بھلا قطب میں ٹھہرنے کے لیے جگہ کی کیا کمی تھی۔ سرکاری ڈیرے تھے۔ شاہی مکانات تھے۔ پرانے کھنڈر تھے۔ امرا تو اپنے مکانوں میں جا ٹھہرے۔ روپے پیسوں والوں نے سڑک کے دونوں طرف جو کوٹھے تھے کرایہ پر لے لیے۔ غربا کچھ تو ڈیروں اور سرکاری مکانات میں جا پڑے۔ کچھ جھرنے میں جا ٹھہرے کچھ ناظر کے باغ میں اُتر گئے۔ لیکن جن کو قطب کا لطف اُٹھانا تھا انھوں نے آسمان کے نیچے ڈیرا کیا۔ مینہ برستا ہے، برسنے دو۔ یہی قطب کی بہار ہے۔"

۲۔ ذیل کے شعری اقتباسات میں سے ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔ ۱۰

(الف)

شغلِ مے سے فلک جناب ہوا | کون کہتا ہے میں خراب ہوا
ہر گھڑی شیخ کو ہے فکرِ ثواب | یہ بھی اک طرح کا عذاب ہوا
نہ ترے حسن کی مثال ملی | نہ مرے شوق کا جواب ہوا
پہلے اک ذرۂ ذلیل تھا میں | تیری نسبت سے آفتاب ہوا
خاک ہو کر ملا یہ فخر کہ میں | تیرے توسن کا ہم رکاب ہوا

(ب)

نرم فضا کی کروٹیں دل کو دکھا کے رہ گئیں | ٹھنڈی ہوائیں بھی تری یاد دلا کے رہ گئیں
شام بھی تھی دھواں دھواں دن بھی تھا اُداس اُداس | دل کو کئی کہانیاں یاد سی آکے رہ گئیں
یاد کچھ آئیں اس طرح بھولی ہوئی کہانیاں | کھوئے ہوئے دلوں میں آج درد اُٹھا کے رہ گئیں
پھر ہیں وہی اُداسیاں پھر وہی سونی کائنات | اہلِ طرب کی محفلیں رنگ جما کے رہ گئیں

P.T.O

۳۔ ذیل کے شعری اقتباسات میں سے ایک کی تشریح سیاق وسباق کے ساتھ کیجیے۔ ۱۰

(الف)

سورج نے دیا اپنی شعاعوں کو یہ پیغام	دنیا ہے عجب چیز کبھی صبح کبھی شام
مدت سے تم آوارہ ہو پہنائے فضا میں	بڑھتی ہی چلی جاتی ہے بے مہریٔ ایام
نے ریت کے ذرّوں پہ چمکنے میں ہے راحت	نے مثلِ صبا طوفِ گل و لالہ میں آرام

پھر میرے تجلی کدۂ دل میں سما جاؤ

چھوڑو چمنستان و بیابان و در و بام

(ب)

کیا ان کو خبر تھی ؟ زیر و زبر رکھتے تھے جو روحِ ملت کو	اُبلیں گے زمیں سے مارسیہ، برسیں گی فلک سے شمشیریں
کیا ان کو خبر تھی؟ سینوں سے جو خون چرایا کرتے تھے	اک روز اسی بے رنگی سے جھلکیں گی ہزاروں تصویریں
کیا ان کو خبر تھی؟ ہونٹوں پر جو قفل چڑھایا کرتے تھے	اک روز اسی خاموشی سے ٹپکیں گی دہکتی تقریریں
سنبھلو! کہ وہ زنداں گونج اٹھا جھپٹو کہ وہ قیدی چھوٹ گئے	اٹھو کہ وہ بیٹھیں دیواریں دوڑو کہ وہ ٹوٹیں زنجیریں

۴۔ سرسید کی نثر نگاری کی خصوصیات لکھیے۔ ۱۰

یا

الطاف حسین حالؔی کے مضمون ''مرزا غالبؔ'' کا خلاصہ تحریر کیجیے۔

۵۔ جگرؔ مرادآبادی کی غزلیہ شاعری پر ایک نوٹ تحریر کیجیے۔ ۱۰

یا

فراقؔ گورکھپوری کی غزل گوئی کی امتیازی خصوصیات بیان کیجیے۔

۶۔ اقبالؔ کی نظم ''شعاعِ امید'' کا خلاصہ لکھیے۔ ۱۰

یا

جوشؔ ملیح آبادی کی شاعری کی اہم خصوصیات بیان کیجیے۔

۷۔ ذیل میں سے تین کی تعریف مع امثال کیجیے: ۱۵

غزل، مثنوی، مرثیہ، نثر عاری، نثر مسجع، نثر مقفیٰ